اس وقت تک اسلامی نہیں ہوسکتے جب تک کہ یہ اسلامی عقائد، یعنی توحید، رسالت اور آخرت کے تصورات پر استوار نہ ہوں۔ یہ بات بڑی وضاحت سے باب دوم میں اسلامی نظام تعلیم کے تحت بیان کی گئی ہے۔ بعض بوجھ بجھکڑوں کا خیال ہے کہ تعلیم کے ساتھ صرف دینیات کا دم چھلاّ لگادینے سے تعلیمی نظام اسلامی بن جاتا ہے، اور اب تو صورت یہ ہے کہ اگر جہاد کی قرآنی آیات اور ارشاداتِ نبویؐ کو نصابی کتب سے نکال دیا جائے اور توحید، آخرت اور رسالت کو نظرانداز کر دیا جائے تو پھر بھی تعلیم اسلامی ہی رہتی ہے۔

رسول کریمؐ نے یقیناً ایک ایسے تعلیمی نظام کی بنیاد رکھی تھی جس کی بنیاد پر ایک تعلیمی انقلاب برپا ہوا۔ مصنف کے بقول: رسول کریمؐ نے جس تعلیمی انقلاب کی بنیاد رکھی وہ بتدریج ارتقا پذیر تھا۔ ۲۳ سال کی قلیل مدت میں ان باتوں کی اساس رکھ دینا کیا کچھ کم تھا؟ جس کے دُوررس نتائج سے ساری دنیا نے رہنمائی لی اور آج کا ترقی یافتہ دور اسی کا مرہونِ منت ہے۔ (ص ۱۲۳)

رسول کریمؐ کو ربِ رحیم نے اقراء کی تعلیم سے نوازا۔ پھر دو سال بعد حکم دیا کہ عوام النّاس کو اس تعلیم سے بہرہ ور کیا جائے، لہٰذا آپؐ ہر ہر شخص کے پاس خود تشریف لے گئے، مجمعِ عام میں تعلیم پہنچائی، بااثر لوگوں کی مجالس میں تعلیم کا انتظام کیا۔ اس طرح آپؐ نے ایک سفری تعلیمی ادارے کی ذمہ داری بڑی خوبی سے نبھائی اور اس میں منہمک رہے۔ آپؐ کی تعلیمی پالیسی کا یہ ایک اہم نکتہ ہے۔

اس کتاب میں طول طویل اقتباسات بہت زیادہ ہیں جو گراں گزرتے ہیں۔ پھر کئی مقامات پر قرآنی آیات میں اغلاط ہیں، جب کہ انگریزی ہندسے طبیعت پر شاق گزرتے ہیں۔ تاہم، کتاب ایک اچھی، سلجھی ہوئی تحریر، قابلِ اعتماد، علمی معلومات کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ (شہزادالحسن چشتی)

Medical Education and Professional Ethics: Islamic Insight [میڈیکل تعلیم اور پروفیشنل اخلاقیات: اسلامی نقطۂ نظر]، مرتب: ڈاکٹر حسّام فاضل۔ اہتمام: فیڈریشن آف اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشنز۔ ناشر: جورڈن سوسائٹی فار اسلامک میڈیکل سائنسز، عمان، اُردن [fimaweb.net]۔ صفحات: ۱۷۴۔ قیمت: درج نہیں۔

علاج معالجہ انسانی زندگی کی ناگزیر ضرورت ہے۔ مریض معالج کے پاس آتا ہے، تو گویا اپنی زندگی اس کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس لیے معالج کو ایک مونس، بے لوث، ہمدرد اور امین شخص کا

کردار ادا کرنا چاہیے، مگر بے رحم مادہ پرستی کی فضا نے بیش تر معالجین کو دولت پرستی اور سنگ دلی کی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ ایک مسلمان معالج کا اس صورت حال پر رنجیدہ اور حالات کی بہتری کے لیے فکرمند ہونا فطری امر ہے، مگر اس اُلجھی ڈور کا سرا پکڑنے والے خال خال نظر آتے ہیں۔

اس پس منظر میں امام حسن البنا، علامہ محمد اقبال، سید ابوالاعلیٰ مودودی اور سید قطب شہید کی دینی وملّی فکر سے فیض یافتہ ڈاکٹروں نے اپنے اپنے خطۂ زمین میں، یا جہاں جہاں وہ پہنچے، اس افسوس ناک صورت حال کو بہتر بنانے کی کوشش کی۔ اجتماعی جدوجہد کرتے ہوئے ڈاکٹروں کی تنظیمیں اور انجمنیں بنائیں، جن کا مطمحِ نظر گریڈوں کی دوڑ اور تنخواہوں کے فراز کے پیچھے لپکنا نہیں، بلکہ اسلام کے مطلوب معالج کی فکری، دینی اور عملی تربیت ہے۔ انھی تنظیموں نے مل کر دسمبر ۱۹۸۱ء میں اورلینڈ، فلوریڈا (امریکا) میں فیڈریشن آف اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشنز (FIMA) قائم کی جس نے دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلی راست فکر اسلامی میڈیکل تنظیمات کو ایک لڑی میں پرو دیا۔

زیرنظر کتاب درحقیقت اسی قابلِ قدر تنظیم کی تعمیری سوچ اور علمی رہبری کا مظہر ہے۔ اگرچہ کتاب کے عنوان سے نفسِ مضمون کی وضاحت ہوجاتی ہے، تاہم مندرجات کے تعارف کے لیے مختلف ابواب کے موضوعات اس طرح ہیں: ● جنوب مشرقی ایشیا کے میڈیکل نصاب میں اسلامی اقدار کو سمونے کا تجربہ ● علاج معالجے سے قبل بنیادی میڈیکل تدریس اور میڈیکل نصاب میں اسلامی فکر کی ترویج ● میڈیکل نصاب کی تدریس میں مسائل ومشکلات کا اسلامی تناظر میں حل ● میڈیکل کی پیشہ ورانہ تدریس، اسلامی نقطۂ نظر سے ● اسلامی یونی ورسٹی ملایشیا میں میڈیکل کی تدریس پر آموزگار ● اسلامی تصورِ طبی تعلیم اور حیاتی اخلاقیات ● اسلامی اصولوں کی روشنی میں میڈیکل تعلیم سے متعلّق اخلاقی امور ● مسلمانوں کا تحقیق میں حصّہ: ماضی، حال اور مستقبل ● معالجین بطور مؤثر تحقیق کار ● کلینیکل تحقیق اسلامی تناظر میں ● میڈیکل تعلیم میں معیار کا مسئلہ، اسلامی مناسبت سے۔

سائنس دان لفظوں کے استعمال میں خاصے کفایت شعار اور ہدف کی براہِ راست وضاحت پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔ چنانچہ اتنے اہم اور وسیع موضوعات کو ڈاکٹر صاحبان نے کم سے کم الفاظ میں سمونے کی کوشش کی ہے۔ مقصدیت، خدمت اور دین ودنیا میں کامیابی کے لیے فکرمندی